شام کا مختصر تاریخی پس منظر اور موجودہ حالات

تحریر: عبیدالرحمان

سیریا مشرقِ وسطی کا ایک ملک ہے جس کا سرکاری نام عرب جمہوریا سوریا ہے۔ براعظم ایشیا کے انتہاء مغرب میں واقع ہے۔ اس کے مغرب میں لبنان جنوب مغرب میں فلسطین اور مقبوضہ فلسطین واقع ہیں۔

اس کا دارالحکومت دمشق ہے جو مشہور اسلامی شہر ہے۔ سوریا در حقیقت اس تاریخی خطے کا مرکزی حصہ جسے دنیا شام کے نام سے جانتی ہے۔ قدیم زمانہ میں شام سوریا، لبنان، مقبوضہ فلسطین اور اردن پر مشتمل تھا۔ اب میں کچھ باتیں سرزمین شام کے بارے میں لکھوں گا جس سے میرا اور آپ کا اسلامی رشتہ قائم ہے اور ہمارا جذبہ ایمانی ان علاقوں سے وابستہ ہے۔ سرزمین شام وہ مبارک سرزمین ہے جس کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتے ہیں ہم نے ابراھیم کو بھی نجات دی اور لوط کو بھی یہاں پر نجات دی اس زمین میں لے جاکر جس زمیں کے اندر ہم نے پورے عالم کے لیئے خیر برکت رکھی ہے۔ شام کے فضائل بہت زیادہ ہیں امام حاکمؒ نے ایک روایت نقل کی ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے میں نے دیکھا کتاب کے ستون کو میرے تکیے کے نیچے سے لے جایا جارہا ہے، میں نے اس کی طرف اپنی نظریں دوڑائیں تو وہ ایک چمکتی ہوئی روشنی تھی جسے شام کی طرف لے جایا جارہا تھا، خبردار جب فتنے برپا ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

شام میں فتوحات کا سلسلہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں شروع ہوا۔ آپ نے سن 13 ھجری بمطابق 634 ءکو4 اسلامی لشکر شام روانہ کئے اور ان کے پیچھے حضرت خالدؓ بن ولید کو بھی عراق سے شام چلے جانے کا حکم دیا جسکی فتح خلیفہ دوئم حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں مکمل ہوئی۔

میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے میری امت کے حالات کچھ اس طرح ہوں گے...... پھر ایسے ہو جائیں گے..... پھر یہاں سے ادھر بھاگیں گے.... پھر اس شہر بھاگیں گے..... پھر اس ملک میں بھاگیں گے... پھر بھی لوگوں کو پناہ نہیں ملے گی..... پھر پناہ لینے کے لیئے عراق کی طرف دوڑیں گے جب یہ باتیں ارشاد ہوئیں تو ایک صحابیؓ نے پوچھا کے یارسول اللہ اگر یہ دور میری زندگی میں آجائے تو میں ہجرت کر کے کہاں چلا جاؤں تو رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ تم ملک شام چلے جانا صحابی نے عرض کی کہ وجہ؟

تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیر کے دس حصے ہیں نو شام میں ہیں اور ایک باقی ملکوں میں ہے اور شر کے بھی دس حصے ہیں ایک شام میں ہے اور نو باقی ملکوں میں ہیں۔ یعنی شام میں خیر بہت زیادہ اور شر بہت کم (نہ ہونے کے برابر) ہے۔ ارشاد کا مفہوم ہے کہ شام کا ذمہ اللہ نے میری وجہ سے خود اٹھایا ہوا ہے۔ اب تاریخ اسلام بھری پڑی ہے پھر اکثر صحابہ کرامؓ ہجرت کر کے شام آ گئے ۔

شام کے لوگوں کے چہروں پر اطمینان کی ایک جھلک دیکھائی دیتی ہے اور انتہائی مہمان نواز اور اعلی اخلاق کے مالک ہیں وہ مہمان نوازی کر کے بھی مہمان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں خدمت کا موقع فراہم کیا۔

ملک شام کی سات سالہ جنگی اور موجودہ صورت حال پر

شام میں خانہ جنگی کی وجہ سے لاکھوں لوگ لقمہ اجل ہو گئے اور ابھی بھی بشار الاسد اور اس کے اتحادی روس کی بمباری سے روزانہ معصوم بچے اور عورتیں شہید ہو رہی ہیں۔ اقوام متحدہ یہاں پر بظاہر جنگ بندی کے لیئے کوشش کر رہی ہے لیکن حکومت پر قابض بشار الاسد کسی صورت میں بھی ملک کے اقتدار سے اپنا قبضہ چھوڑنے کے لیئے قطعی تیار نہیں۔

مارچ 2011 میں عرب ملک شام میں شروع ہونے والی ایک ایسی خون ریز جنگ جس کی شروعات میں کسی نے یہ 15 نہیں سوچا تھا کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اٹھنے والی یہ جنگ اتنی خون ریزی مچائے گی جس میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن جائیں گے اور اتنے ہی لوگ بے گھر ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی بھی 7/6 سال سے چلنے والی جنگ کا مستقبل طے نہیں ہے۔

اس تنازع کا آغاز مارچ 2011 میں ہوا جب شامی ڈکٹیٹر بشار الاسد کی جانب سے پر امن مظاہرین پر گولیاں برسائیں گئیں۔ جولائی کے مہینے میں کچھ مظاہرین نے مزاحمت شروع کر دی اور بشار کی فوج کا ایک حصہ بشار کے ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور فری سیرین آرمی) کہا جاتا ہے اور یوں شام کے لوگ بشار کے)FSA اس سے الگ ہو کر مظاہرین کی حمایت کا اعلان کر دیا جسے قبائل جو ایک عرصہ سے خود مختاری کی (kurds) خلاف ایک طاقت بن کر ابھرے۔ تقریباً اسی دوران شمال میں موجود کرد جدو جہد کر رہے تھے انہوں نے بھی ہتھیار اٹھا لیئے اور بشار الاسد کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا اور بشار کی فوج کو ہر جگہ پسپائی ہونے لگی اور یہ وہ دور تھا جب بشار کے اقتدار کی کشتی ہچکولے کھا رہی تھی اور چند مہینوں کی مہمان تھی۔ اسی دوران ایران نے خالصتاً فرقہ وارانہ بنیاد پر بشار کی حمایت کے لیئے مداخلت شروع کر دی اور 2012 سے روزانہ کی بنیاد پر کئی جہاز (اسلحہ اور فوجیوں کے) شام

اور دیگر (جو مظاہرین بشار کے خلاف لڑ رہے تھے) FSA میں جانا شروع ہو گئے اور اس کے رد عمل میں خلیجی عرب ریاستوں نے کو ترکی کے راستے اسلحہ اور روپیہ بھیجنا شروع کر دیا تاکہ اس خطہ میں ایران کا اثر و رسوخ کم کیا جا سکے۔

2012 میں دہشت گرد تنظیم حزب اللہ نے ایران کی جانب سے بارڈر کراس کر کے شام میں مسلم آبادی پر حملہ کر دیا اور ان لوگوں کے خلاف لڑنا شروع کر دیا جو بشار الاسد کے ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہے تھے۔ اسی دوران خلیجی عرب ریاستوں اور اور دیگر (جو مظاہرین بشار کے خلاف لڑ رہے تھے) کی مدد مزید تیز کر دی۔ 2013 تک مشرق وسطی FSA سعودی عرب نے دیگر (جو مظاہرین بشار کے خلاف لڑ رہے تھے) کی مدد کر رہے تھے اور شیعہ بشار FSA تقسیم ہو چکا تھا جس میں بیشتر سنی ممالک اور کی۔ اگست میں بشار نے عام شہریوں پر کیمیائی حملہ کر دیا جس کی وجہ سے بشار پوری دنیا میں تنقید کا نشانہ بن گیا۔ المختصر، روس بھی بظاہر داعش کا بہانہ بنا کر آ جاتا ہے لیکن وہ داعش کے بجائے عام شہریوں پر بمباری شروع کر دیتا ہے جو کے ابھی تک جاری ہے۔

2017 میں بشار نے دوبارہ عام شہریوں پر کیمیائی حملہ کر دیا جس میں عورتوں اور بچوں سمیت ہزاروں کی تعداد میں لوگ شہید ہوئے اور اتنے ہی زخمی اور معذور ہوئے۔ اب روزانہ کی بنیاد پر روس کے جنگی جہاز شامی مسلمانوں پر بے دریغ بمباری کر رہے ہیں۔

بشار روس کو اس بمباری میں مکمل سپورٹ کر رہا ہے۔ روسی حملوں میں پورے پورے خاندان شہید ہو رہے ہیں۔ بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ بمباری کے بعد کے رقت آمیز مناظر ہم سوشل میڈیا پر بھی دیکھتے ہیں بمباری کے بعد بچوں کے جسم کے اعضاء بکھرے پڑے ہوتے ہیں۔ کہیں ملبے سے معصوم بچوں کو نکالا جا رہا ہوتا ہے کہیں بچہ اپنے شہید ماں، باپ اور بھائیوں کے جنازوں کے پاس بے یار و مددگار کھڑا ہوتا ہے۔ کہیں ماں اپنے بیٹے کو گرے ہوئے مکان کے ملبے کے نیچے دیکھ کر چلا رہی ہوتی ہے اور وہاں وہ رقت آمیز مناظر ہوتے ہیں جن کو بیان کرنے سے میری زبان قاصر ہے۔

اگر فرانس میں 10 یا 12 گستاخ رسول مارے جائیں تو پوری دنیا متحد ہو کر سوگ مناتی ہے لیکن روزانہ شہید ہونے والے شام کے بچوں کا کوئی نام تک نہی لیتا آخر وجہ کیا ہے؟۔ ان بچوں کا قصور کیا ہے؟

قصور صرف یہی ہیکہ یہ مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں۔ جب تک مسلمانوں کا آپس میں اتحاد قائم نہیں ہو گا اور مسلمان بیدار نہیں ہوں گے اس وقت تک دشمن مسلمانوں پر ظلم جاری رکھے گا۔ اللہ پاک جہاں کہیں مسلمان ماریں کھا رہے ہیں ان کی مدد و نصرت فرمائے اور مسلمانوں کو آپس میں اتحاد و اتفاق نصیب فرمائے (آمین)